بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۹۹م

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ ۳ رجب ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰ ر

جلد ۴۹/۱۴ ۳ صلح ۱۳۳۹ ھش ۳ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۳

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲ جنوری بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اِس وقت بھی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشول کی خدمت میں

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے تحفے کے طور پر اسلامی کتب کی پیشکش

مسٹر ہمرشول نے تحفہ بخوشی قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا

وزیر اعظم نائیجیریا کی طرف سے جماعت احمدیہ کی اس اہم اسلامی خدمت پر دلی مسرّت کا اظہار

لیگوس (مغربی افریقہ) ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کی اطلاع مظہر ہے کہ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہمرشول کی نائیجیریا میں آمد کے موقعہ پر مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۹ء کو جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کرکے ان کی خدمت میں بعض اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا۔ جنہیں مسٹر ہمرشول نے بخوشی قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا فرمایا۔ اور یقین دلایا۔ کہ آپ خوشی اور مسرت کے ساتھ ان کتب کا مطالعہ فرمائیں گے۔ وزیر اعظم نائیجیریا آنریبل الحاج ابوبکر تفیوا بلیوا نے جماعت کی اس اسلامی خدمت کو بہت سراہا ہے۔ اور اس پر دلی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کے ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"لیگوس ۳۱ دسمبر۔ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب امیر التبلیغ مغربی افریقہ نے مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی اور جماعت احمدیہ نائیجیریا کے جنرل پریذیڈنٹ مکرم بکارے صاحب کی معیت میں ۳۰ دسمبر ۱۹۵۹ء کو اس

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲ جنوری۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں "وقف جدید" کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو نئے سال کے لئے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوانے اور وعدوں کی فہرستیں جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کی پُر زور تلقین فرمائی۔

— مکرم سیٹھ یوسف الہ دین صاحب ابن حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن پچھلے دنوں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے ربوہ آئے اور یہاں دو روز قیام کرنے کے بعد مورخہ ۳۰ دسمبر کو واپس تشریف لے گئے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲ جنوری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل کلائی میں درد کی شکایت رہی۔ صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳ر جنوری [illegible]

مسئلہ خوراک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ جمعہ الفضل ۱۷ر دسمبر میں شائع ہوا ہے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ضمناً مسئلہ خوراک پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے اس خطبہ میں یہ واضح فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم کا زمانہ قیامت تک ہے۔ جہاں پہلے انبیاء علیہم السلام کا زمانہ ایک خاص مدت تک رہتا تھا اور بعد میں آنے والے نبی کی آمد پر پہلے نبی کا زمانہ ختم ہو جاتا۔ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے قیامت تک چلا جائے گا۔ اس لئے امت محمدیہ کی زندگی بھی قیامت تک ہے اور جو قربانیاں دین کی اشاعت و تبلیغ اور اخلاقی معیار قائم کرنے کے لئے دینی پڑتی ہیں امت محمدیہ یہ قربانیاں قیامت تک ادا کرتی رہے گی۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ قیامت کے متعلق جو یہ خیال ہے کہ وہ جلد آجائے گی اور جس کا آنحضرت کے قول انا والساعۃ کھا میں استدلال کیا جاتا ہے یہ صحیح نہیں بلکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو میری شریعت کو منسوخ کر دے اور اپنی نئی شریعت جاری کرے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں اور قیامت آپس میں دو انگلیوں کی طرح اس طرح ملے ہوئے ہیں۔ کہ میں فوت ہؤا تو قیامت واقع ہو جائے گی۔ اگر اس کے یہی معنے تھے تو آپ کی وفات کے بعد قیامت آجانی چاہیئے تھی مگر ۱۳۰۰ سال کا عرصہ گذر گیا۔ اور ابھی تک قیامت نہیں آئی بلکہ آپ کے دعوے کو لیا جائے تو اس پر قریباً ۱۴۰۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے پھر ابھی مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق مسیح اور مہدی نے بھی آنا ہے۔ لیکن قیامت کے جو آثار اور علامات بیان کی جاتی ہیں۔ وہ ابھی موجود نہیں"۔

اس کے بعد حضور نے بتایا ہے کہ قیامت کے آنے کے آثار ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"قیامت دو ہی طرح آسکتی ہے اوّل اس طرح کہ دنیا کی مادی حیثیت ایسی ہو جائے کہ اس میں انسان رہ نہ سکے مگر یہ تغیر ابھی تک نظر نہیں آتا دوم اس طرح کہ اس کی اقتصادی حالت ایسی ہو جائے کہ اس میں کوئی آدمی نہ رہ سکے۔ اور یہ تغیر بھی ابھی تک پیدا نہیں ایٹم بم کے متعلق جو عام طور پر تصور پایا جاتا ہے وہ بھی درست نہیں ایٹم بم سے چند بڑے بڑے شہروں کو ہی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ایک ایک ایٹم بم پر دو تین کروڑ روپیہ خرچ آتا ہے اور اتنا روپیہ خرچ کرنے کے بعد وہ کونسی حکومت ہوگی جو اسے چھوٹے چھوٹے قصبات اور گاؤں پر پھینکنا شروع کر دے یہ تو چند بڑے بڑے شہروں کو تباہ کرنے کے لئے ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جن کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ اگر وہ شہر برباد ہو گئے تو قوم کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔ یا اس قدر اقتصادی نقصان پہنچ جائے گا کہ وہ پھر اٹھ نہ سکیں گی۔ دور کے چھوٹے چھوٹے قصبات اور گاؤں ایٹم بم سے اسی طرح محفوظ ہیں۔ جیسے ہوائی جہازوں سے پھینکے جانے والے دوسرے بموں سے۔ اگر کوئی حکومت چھوٹے چھوٹے قصبات پر ایٹم بم پھینکنا شروع کر دے تو اس کا دیوالہ نکل جائے۔ غرض ابھی تک کوئی چیز ایسی نظر نہیں آتی جو دنیا کے خاتمہ پر دلالت کرتی ہو۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی یہ دنیا ابھی ہزاروں سال تک باقی رہ سکتی ہے آج کل سب سے زیادہ اہم سوال خوراک ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ خوراک کی وجہ سے اس دنیا کا زیادہ دیر تک چلنا مشکل ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جنگ کے بعد غلہ کی قیمت گرنی شروع ہو جاتی ہے پچھلی جنگ کے بعد لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا۔ کہ دنیا اب باقی نہیں رہ سکتی۔ اب قیامت آجائیگی اور یہ دنیا تباہ و برباد ہو جائے گی لیکن ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء میں غلہ کی قیمت گر کر سوا روپیہ فی من پر آگئی تھی۔ اور قیمت کم اسی وقت ہوتی ہے جب اس کے خریدار کم ہوں ۲۸-۱۹۲۹ء میں غلہ کی قیمت اتنی کم ہو گئی تھی کہ زمینداروں کے لئے حکومت کو مالیہ ادا کرنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ مجھے یاد ہے ان دنوں ایک سکھ رئیس میرے پاس آیا وہ کانگرس سے ہمدردی رکھتا تھا اس کے پاس بیس پچیس مربعے زمین تھی اس نے کہا کانگرس سے ہمدردی رکھنے کی وجہ سے حکومت مجھ سے دشمنی کرتی ہے۔ آپ میری سفارش کر دیں۔ میں گندم کا ایک دانہ بھی نہیں اٹھاتا۔ سب گندم حکومت اٹھائے۔ لیکن مجھ سے مالیہ کا مطالبہ کیا جائے۔ اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس وقت گندم کی قیمت کس حد تک گر گئی تھی۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب کھانے والے کم ہوں۔

گزشتہ سالوں میں جو قحط پڑے ہیں وہ عارضی حالات کا نتیجہ تھے۔ آبادی کا بہت سا حصہ ایسا تھا جو لڑائی کی وجہ سے اپنی جگہ چھوڑ کر دوسرے علاقہ میں بھاگ کر چلا گیا تھا۔ اور اس طرح اس علاقہ میں پوری طرح کاشت نہ ہو سکی یا لوگوں کے مکانات گر گئے تھے اور وہ جلد اپنے علاقوں میں دوبارہ نہ بس سکے۔ جس کی وجہ سے پوری کاشت نہ ہو سکی اور بھی کئی قسم کی تباہیاں آئیں مثلاً بیج نہیں مل سکتے تھے جس کی وجہ سے قحط کے آثار پیدا ہو گئے۔ لیکن اب لوگ اپنی اپنی جگہ واپس چلے گئے ہیں۔ اور کاشت میں جو روکیں تھیں وہ دور ہو چکی ہیں۔ اسلئے اب غلہ بڑھ رہا ہے۔ لیکن قطع نظر اس سے کہ موجودہ زمین کی آمد دنیا کو پالنے کے لئے کافی ہے۔

قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے اگر صحیح طور پر زمین کی طاقتوں کو استعمال کیا جائے۔ تو چار پانچ سو من فی ایکڑ پیداوار ہو سکتی ہے یہ بات بظاہر عجیب معلوم ہوتی ہے لیکن مجھے ایک ماہر سائنسدان نے بتایا ہے کہ زمین کے نمک جن سے غلہ پیدا ہوتا ہے پوری طرح استعمال کئے جائیں تو گندم کی آمد دو سو من فی ایکڑ تک ہو سکتی ہے اور جب دو سو من فی ایکڑ آمد ہو سکتی ہے۔ تو چار پانچ سو من فی ایکڑ بھی ناممکن نہیں۔ اس وقت اوسط آمد آٹھ دس من فی ایکڑ سے بھی کم ہے۔ لیکن اس مقدار تک گندم کی آمد کو پہنچایا جائے جو قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے تو موجودہ دنیا اگر ۴۸ گنا اور بڑھ جائے تب بھی اس کا گذارہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لئے کئی ہزار سال کا عرصہ درکار ہے۔ غرض خوراک کے لحاظ سے بھی دنیا موجودہ دور میں ہزاروں سال تک چل سکتی ہے پس انا والساعۃ کھاتین والی حدیث کے معنے قرب قیامت کے کرنے درست نہیں"۔

ہم نے یہ طویل اقتباس اسلئے دیا ہے کہ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے واضح فرمایا ہے کہ خوراک کی کمی کی وجہ سے جو خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا جلد ختم ہو جائیگی یہ بھی درست نہیں۔ بلکہ ابھی تک انسان زمین سے اس قدر پیداوار حاصل نہیں کر رہا۔ جس قدر اس کے ممکنات ہیں۔ آپ نے بتایا ہے کہ کوشش کی جائے تو موجودہ صورت سے اسی زمین سے ابھی اتنی خوراک پیدا کی جا سکتی ہے کہ اگر دنیا کی آبادی ۴۸ گنا بھی بڑھ جائے تو اس کے لئے بھی کفیل ہو سکتی ہے۔ آجکل سائنسدان اور ماہرین اقتصادیات نے شور مچا رکھا ہے کہ اس صدی کے اخیر تک دنیا کی آبادی دگنی ہو جائیگی۔ جس کے لئے خوراک بہم پہنچانا ناممکن ہو جائے گا اس لئے حفظ پیدائش کرنی چاہیئے۔ تاکہ آبادی اس قدر نہ بڑھ جائے کہ خوراک کی کمی کی وجہ سے دنیا بھوکی مر جائے۔ جو تشریح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی ہے۔ اس کے مطابق ماہرین اقتصادیات کی یہ بات کتنی نادانی پر مبنی معلوم ہوتی ہے

خطبہ کے مندرجہ بالا اقتباس میں شاید ایک بات بعض لوگوں کو کھٹکے گی اور وہ یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے پہلی عالمی جنگ کے بعد اناج وغیرہ کے سستا ہونے کی جو مثال دی ہے یہ دوسری عالمی جنگ پر منطبق نہیں ہوتی اور دوسری جنگ کے بعد مہنگائی دور نہیں ہوئی۔ اول تو یہ کہنا کلی طور صحیح نہیں ہے کہ جنگ کے زمانہ کی نسبت قیمتیں کم نہیں ہوئیں تاہم یہ بات درست ہے کہ ابھی تک خوراک کا مسئلہ دقت طلب چلا آرہا ہے اس کی کئی وجوہات ہیں جن کا تعلق جنگ سے نہیں۔ ہمارے ملک میں اس کی سب سے بڑی وجہ وہ فوری انقلاب ہے جو آزادی کی وجہ سے رونما ہؤا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ آزادی کی وجہ سے بھارت اور پاکستان میں ابھی حالات معمول پر نہیں آسکے۔ یہ انقلاب ایک ایسا انقلاب تھا کہ دونوں مملکتوں کے اقتصادیات اس سے بے حد متاثر ہوئے دونوں طرف اراضیات کا نظام تہ و بالا ہو گیا بہت سی اراضی کئی سالوں تک بن کاشت کے پڑی رہی۔ تارکان وطن کی آباد کاری ابھی تک مکمل نہیں ہو سکی تھی۔ اسی طرح بہت سے ایسے مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ جن پر ابھی قابو نہیں پایا جا سکا تاہم آہستہ آہستہ حالات قابو میں آرہے ہیں۔ پاکستان کی موجودہ حکومت نے گندم اور چاولوں پر سے کنٹرول اٹھانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور خوراک کے متعلق جو بے اطمینانی ہے اسکے دور ہونیکے آثار پیدا

(باقی صفحہ ۸ پر)

عالمِ تخیّل ـــ اور ـــ دنیائے عمل

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اسلام عالمگیر اور تبلیغی مذہب ہے

اسلام ایک عالمگیر اور تبلیغی مذہب ہے وہ اپنی تعلیمات کے اعتبار سے انسان کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوے نبوت کے بعد اسلام ہر رنگ و نسل کے لوگوں میں پھیلنا شروع ہوا۔ اور ربع صدی میں اسلام کا پرچم ملک عرب کے کونے کونے پر لہرانے لگا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب مبلغین و مبشرین اسلام خود اسلامی تعلیم کے رنگ میں رنگین ہو کر پیغام اسلام کو دوسری اقوام تک پہنچانے کے لئے اپنے ملک سے باہر نکلے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں انہوں نے اپنے نیک عملی نمونہ اور اسلام کی دلکش تعلیمات کے ذریعہ سے دوسرے لوگوں کو اپنا ہمنوا بنا لیا۔ اور وہ نور جو سرزمین عرب میں ظاہر ہوا۔ اس کی روشنی نے قیصر و کسریٰ کی وسیع و عریض سلطنتوں کو بھی منور کر دیا جس کے نتیجہ میں شرک و کفر اور فتنہ و فساد کی تاریکیاں چھٹ گئیں اور توحید الٰہی ان علاقوں میں جگمگانے لگی۔

مسلمانوں کا ادبار

جب مسلمان اپنے عمل و کردار میں سست ہو گئے اور اپنے تبلیغی فرائض اور ذمہ داریوں کو فراموش کر بیٹھے دنیوی عیش و آرام ان کا محبوب مشغلہ بن گیا۔ تو تنزل و ادبار کی گھنگھور گھٹائیں پھر عالم اسلام پر چھانے لگیں۔ اگر ابتدائے اسلام کا مسلمان عالم باعمل اور غازی کردار تھا۔ تو آج کا مسلمان بے عمل اور اپنی خستہ حالی پر مرثیہ خواں نظر آتا ہے وہ آج مرثیہ خوانی یا تخیلاتی اسکیموں کو پیش کرنے میں ہی اپنی فلاح و نجات سمجھتا ہے جذبہ عمل اور عزم و ہمت سے کنارہ کش نظر آتا ہے۔ اس کس مپرسی اور دون ہمتی کے خطرناک نتائج بھی اس کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ دل میں تڑپ اور سوز موجود ہے۔ مگر اس کے خیال میں اب ایسا کوئی روحانی نظام موجود نہیں ہے۔ جو ان دردوں کا مداوا کر سکے۔

تصویر کا ایک رُخ عالمِ تخیّلات

آج کل مسلمانوں کے بڑے بڑے مذہبی ادارے یا ان کے مذہبی راہ نما اسلامی پیغام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بے قرار نظر آتے ہیں۔ مختلف منصوبے اور تبلیغی لائحۂ عمل پیش کئے جا رہے ہیں۔ کہیں "عالمگیر تبلیغی نظام" کے قیام کا نعرہ بلند ہو رہا ہے تو کہیں دنیا میں فوراً اسلامی مبلغین کے بھجوانے کے ریزولیوشن پاس ہو رہے ہیں۔ کبھی قرآن مجید کا مختلف زبانوں میں ترجمہ شائع کرنے کا پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔ تو کبھی مختلف زبانوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ سیرت و سوانح کی طبع و اشاعت کا تخیل پیش ہو رہا ہے لیجئے آپ بھی ان تبلیغی تخیلات "میں بعض تخیل ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) جمیعۃ العلمائے ہند نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۹۵۸ء میں مندرجہ ذیل تجویز منظور کی:۔

"جمیعۃ علماء ہند کا یہ اجلاس اس بات کی شدید ضرورت محسوس کرتا ہے۔ کہ قرآن مجید کی تعلیمات اور حضور پیغمبر اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سوانح حیات مختلف زبانوں میں اس طرح شائع کی جائیں کہ ساری دنیا کو دین اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق صحیح تصور قائم کرنے میں مدد مل سکے۔ اس مقصد کی خاطر ایک ایسے عالمگیر ادارہ کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جو اس کام کی ذمہ داری اٹھا سکے

(۲) علامہ راغب احسن سیاح ممالک ترکستان و سویٹ روس کی طرف سے ایک اپیل بعنوان "عالمگیر اسلامی مشن کی ضرورت" کانپور سے شائع ہونے والے ہفتہ وار اخبار "ہماری آواز" میں شائع ہوئی ہے۔ جس کا ایک اقتباس حسب ذیل ہے۔

"مشرقی و مغربی مدبروں اور دانشوروں کے ایک اچھے خاصے طبقہ کا خیال ہے کہ مذہبی، سیاسی، معاشی جغرافیائی اور تاریخی لحاظ سے اسلام اور صرف اسلام مارکسی کیونزم کا بہترین توڑ ہے۔ یہی وقت ہے کہ اس عالمگیر جارحانہ دہریت کے مقابلہ میں ایک عالمگیر اسلامی مشن قائم کیا جائے۔ اور ہر قسم کی فرقہ بندیوں اور سیاسی گروہ بندیوں سے بالاتر ہو کر اسلام کے پیغام توحید و اخوت کو ایشیا و افریقہ کی قوموں کے سامنے پیش کیا جائے عالمگیر اسلامی مشن کی شاخیں دہلی بمبئی۔ کانپور۔ کلکتہ۔ مدراس کالی کٹ۔ کولمبو۔ لاہور۔ کراچی ڈھاکہ۔ رنگون۔ سنگاپور۔ کوالالمپور جاکرتہ۔ زنجبار۔ خرطوم۔ قاہرہ۔ دمشق۔ رباط۔ ڈکر جیسے شہروں میں قائم کرنی چاہیئے۔ اس مشن کا پہلا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ہر زبان میں اور ہر قوم تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و سیرت طیبہ مختصر رسائل کی صورت میں لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں پہنچانے کا انتظام کرے۔ دوسرا کام یہ ہو کہ قرآن مجید کے ضروری حصوں کا ترجمہ مع تفسیر ان تک پہنچائے تیسرا کام یہ ہو کہ ہر قوم و قبیلہ کی طرف سے مبلغین دین بھیجے۔

عالمگیر اسلامی مشن کے کام میں نہ صرف ہر طبقہ کے مسلمانوں کو بلکہ ہر مخلص اور سچے ہندو کو جو دھرم کا حامی ہے اشتراک عمل کرنا چاہیئے مشن کا پہلا فرض ہو گا کہ وہ ہندی زبانوں میں قرآن و سیرت و تاریخ ابتدائے اسلام اور اولیاء عظام کے حالات کو فوراً شائع کرے اور ہندی بنگلہ۔ مراٹھی۔ تامل۔ تلنگی زبانوں کے جاننے والے مبلغوں کو تیار کرے اور لائق ہندو۔ پارسی سکھ اور عیسائی۔ آدی باسی فاضلوں کو سیرت کے جلسوں میں تقریر کے لئے مدعو کرے ؎

(ہماری آواز کانپور مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۹ء صفحہ ۶)

۳۔ پچھلے دنوں صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری حال مقیم دہلی کی طرف سے مختلف اخبارات میں مثلاً صدق جدید لکھنؤ۔ دعوت دہلی میں ایسے مضامین شائع ہوئے تھے کہ آج ضرورت ہے کہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ایک باقاعدہ نظام قائم کیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ

۴۔ اسی طرح پروفیسر یوسف سلیم چشتی صاحب (پاکستان) کی طرف سے "علماء کرام کی خدمت میں" کے عنوان سے ایسے مضامین شائع ہوئے جن میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت

جنوبی افریقہ سے ایک خط

حضرت امام جماعت احمدیہ نے تفسیر کبیر لکھ کر دنیا پر بڑا احسان فرمایا ہے

جنوبی افریقہ کے ایک دوست حسین جعفر صاحب کا تفسیر کبیر کے سلسلہ میں دفتر وکالت تبشیر میں ایک خط موصول ہوا ہے جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"آپ کی خدمت میں خط ارسال کرنے کا باعث یہ ہوا کہ آپ نے چار جلدیں قرآن شریف تفسیر کبیر کی روانہ کی تھیں وہ ملیں۔ میں نے ابھی تو سورۂ مریم پڑھنا شروع کی ہے۔ مگر کم از کم ساٹھ صفحے پڑھنے کے بعد میں اتنا ضرور لکھنا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قرآن کریم کی تفسیر لکھ کر دنیا پر بڑی مہربانی کی ہے میں نے اپنی زندگی میں نہ قرآن کریم کی تفسیر اس طرح سنی ہے نہ پڑھی ہے — اور انگریزی بھی پڑھ رہا ہوں۔ مگر جب سے میں نے تفسیر کبیر ہاتھ میں لی ہے اس وقت سے دوسری کوئی تفسیر پڑھنے کو قطعاً دل نہیں چاہتا۔ رات دن تفسیر کبیر ہی کو پڑھنے کو دل چاہتا ہے

اس لئے میں ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ یا اللہ ہمارے امام اور خلیفہ کی عمر دراز کر۔ انہیں لمبی سے لمبی عمر عطا کر۔ اور ہمیں ان کی ملاقات نصیب کر۔ آمین ؎

حسین محمد جعفر ساؤتھ افریقہ

کہ ایک نظام فوراً قائم کیا جانا چاہیے۔
اور ان مضامین کو ہند و پاکستان کے اکثر اسلامی اخبارات و رسائل نقل کر کے اس اہم ضرورت کی تائید کریں۔

تصویر کا دوسرا رخ

دنیائے عمل

آج مسلمانوں کے قومی ادارے جس تبلیغی نظام کے قیام کی اہمیت کو محسوس کر رہے ہیں اور پھر اس کے لئے جو منصوبے اور تخیلات پیش کر رہے ہیں وہ عمل کی صورت کیوں اختیار نہیں کرتے اور محض تخیلات ہی بن کر کیوں رہ جاتے ہیں کاش مسلمان رہنما اور عوام اس عمل پر بھی سنجیدگی سے غور فرمائیں ؎

جسم ایماں سعی و کوشش سے ہے پایا نمود
آرزوئے بے عمل کچھ بھی نہیں اک خواب ہے

(المصلح الموعود)

مگر آئیے ہم آپ کو اس تصویر کا دوسرا رخ یعنی دنیائے عمل کی ایک جھلک دکھانا چاہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اس امر پر ایمان اور اعتقاد رکھتی ہے کہ جس ضرورت کو آج یہ رہنما محسوس کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کو قریباً پون صدی پہلے محسوس کرتے ہوئے اپنے فضل سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مہدی اور مسیح دنیا کر مبعوث فرمایا کہ آپ کے ذریعہ پھر اسلام زندہ ہو اور دنیا میں اس عالمگیر دین کی پھر اشاعت ہو۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کا پاکیزہ کام شروع کیا اور اسلام کو ایک زندہ مذہب کی حیثیت سے پیش فرمایا اور مخالفین اسلام کے جارحانہ حملوں کی مدافعت فرمائی اور اسلامی تعلیمات کی برتری کے بارہ میں ایک عمدہ اور کارگر لٹریچر پیدا فرمایا اور وہ لوگ جو آپ کے دعویٰ ماموریت پر ایمان لائے ان میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی ایک ایسی روح پھونک دی جس کے نتیجہ میں آپ کے وصال کے بعد بھی آج دنیا میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا اہم فریضہ ایک نظام کے ماتحت ادا کر رہی ہے۔ قرآن مجید کا قریباً ۱۷ زبانوں میں ترجمہ کر چکی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اسلامی تعلیمات کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے شائع کر چکی ہے، کفرستانوں میں خدا کے گھر یعنی مساجد تعمیر کروا چکی ہے اور نہ صرف ہند و پاکستان کے بڑے شہروں میں اس جماعت کے تبلیغی مراکز قائم ہیں بلکہ دنیا کے ہر مہذب و متمدن ملک میں اس جماعت کے زیر انتظام اسلامی مشن قائم ہیں۔ جن میں مبلغین اسلام اشاعت اسلام کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ہزاروں غیر مسلم کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہیں اور آج وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج رہے ہیں۔

(باقی)

جلسہ سالانہ اور احباب جماعت

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقدس جلسہ میں شامل ہوں

(از مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۲ء میں ایک اشتہار دیا تھا جس میں اس معیار کا ذکر فرمایا تھا۔ جس پر حضور اپنے دوستوں کو دیکھنا چاہتے ہیں اور درد کے ساتھ جماعت سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معیار کو اپنی زندگیوں میں قائم کریں۔ یہ اشتہار حضور کی کتاب شہادت القرآن میں طبع شدہ ہے۔ اس میں حضور جلسہ سالانہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مدعا اور اصل مطلب یہ ہے:۔

"کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

نیز حضور فرماتے ہیں!

"دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبایعین محض للہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں۔ کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبایعین کو فائدہ ہے۔ مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے۔ اور فقط دین کو چاہتا ہے۔ سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"میں ہرگز نہیں چاہتا کہ صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبایعین کو اکٹھا کروں۔ بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے۔ پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو۔ بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں۔" (شہادت القرآن)

ایک دوسرے مقام پر حضور فرماتے ہیں:۔

"وہ لوگ جو صرف خدا تعالیٰ کے لئے میرے ساتھ تعلق محبت رکھتے ہیں اور میری باتوں اور نصیحتوں کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں سو وہ انشاء اللہ دونوں جہانوں میں میرے ساتھ ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ میں ان لوگوں کو کیا سمجھوں جن کے دل میرے ساتھ نہیں، جو اس کو نہیں پہچانتے جس کو میں نے پہچانا ہے اور نہ اس کی عظمتیں دلوں میں بٹھاتے ہیں اور نہ کھڑے ہوں اور بیٹھے راہوں کے وقت خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ . . . .

یاد رہے ... جو میری راہ پر چلنا نہیں چاہتا وہ مجھ سے نہیں اور اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔"

پس جلسہ سالانہ میں شمولیت مندرجہ بالا اغراض و مقاصد کے لئے ضروری ہے اور احباب کو چاہیئے کہ تکلیف اٹھا کر بھی پاک جلسہ میں شامل ہوں:

ٹریکٹ "خاندانی منصوبہ بندی"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک اہم مضمون "خاندانی منصوبہ بندی" کے عنوان سے نظارت اصلاح و ارشاد بصورت ٹریکٹ شائع کر دی ہے۔ جماعتوں کے سیکرٹریان اصلاح و ارشاد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں کہ اپنے حلقوں میں تقسیم کے لئے کتنی تعداد میں ٹریکٹ درکار ہوں گے؟ قیمت ۲ فی کاپی یا دس روپے سیکڑہ ہوگی

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

اس دفعہ جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں بامر مجبوری تبدیلی کی گئی ہے

آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کرے گا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں اس دفعہ بنیادی جمہوریت کے الیکشن کی وجہ سے بامر مجبوری ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء مقرر کی گئی ہیں مگر آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کرے گا۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں میں ہوتا رہا ہے

احباب اس امر کو خاص طور پر یاد رکھیں کہ جلسہ سالانہ کی اصل تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ہی ہیں اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوگی۔

احباب اس سال نئی تاریخوں کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

مولوی غلام حسین صاحب ایاز مرحوم

(از مکرم محمد نصیب صاحب عارف)

خاکسار بچپن میں قادیان میں تھا۔ جب کبھی مبلغین فریضہ تبلیغ کے لئے باہر بھیجے جاتے تو ان کو اسٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے جایا کرتا اکثر دل میں سوال پیدا ہوتا کہ یہ مبلغین کس طرح باہر کے اجنبی ماحول میں تبلیغ کرتے ہیں۔ اخباروں میں ان کی تبلیغی کارگذاریاں نظر سے گذرتی تھیں۔ مگر گذشتہ جنگ میں خاکسار کو مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے حالات کو بچشم خود دیکھنے کا موقعہ بھی مل گیا۔

۱۹۴۱ء میں پانچ احمدی نوجوانوں کی ایک جماعت EKMA جہاز میں سنگاپور اتری۔ برسبیل تذکرہ عرض کر دوں کہ ہم نے کلکتہ سے جہاز میں سوار ہونے کے بعد اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر سفر رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت بنا لیا۔ ہم لوگ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتے تھے۔ ہر نماز کے بعد کشتی نوح کا درس دیا جاتا تھا اور اللہ تعالےٰ کے ذکر اذکار اور سلسلہ کی باتوں میں وقت گذرتا تھا۔ باقی لوگ تو اپنی فوجی رنگ رلیوں میں مصروف رہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو سلامت واپس لایا اور مصائب سے بھی بچائے رکھا .... یہ احمدیت کی برکت تھی۔

ہم سنگاپور پہنچتے ہی ایاز صاحب مرحوم کے دار التبلیغ میں پہنچے۔ معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کو شدید مخالفت کا سامنا ہے اور مخالف عنصر از حد تنگ کرتا ہے اور پولیس میں ان کے خلاف شکایات پہنچائی گئی ہیں یہاں تک نوبت تھی کہ آپ کا نام ملک کی بلیک لسٹ میں نمبر اول تھا۔ جب جاپانیوں کا دور آیا تو معاملہ برعکس ہو گیا۔ مولوی صاحب نے بتایا کہ وہ مخالفین جنہوں نے مجھے تنگ کر رکھا تھا وہ سب یکے بعد دیگرے جاپانیوں کی سزا کے شکار ہو گئے۔

ایک دن ایک جاپانی افسر موٹر سائیکل پر سے دار التبلیغ کے سامنے گر گیا۔ مولوی صاحب نے مناسب طبی امداد پہنچا کر اس کی یونٹ میں اطلاع کرائی۔ جس پر وہ افسر خوش ہو کر آپ کو راہداری کا پاس دے گیا جس سے آپ جزیروں میں آجا سکتے تھے۔ مولوی صاحب نے دو کشتیاں احمد اور نور تیار کیں جو قریبی جزیروں میں تجارت کے لئے کام آتیں جس سے آپ کو کافی منافع ہوا اور سلسلہ کے نئے تبلیغ کی راہیں نکل آئیں جب ہم لوگ جاپانیوں کے ہاتھ قید ہو گئے تو مولوی صاحب ازراہ شفقت ہم لوگوں کے لئے پارچات بنا کر لائے اور ہم میں تقسیم کر کے بہت خوش ہوئے۔ جب رفتہ رفتہ جاپانیوں کے زمانہ میں مہنگائی ہو گئی اور اشیاء نایاب ہو گئیں تو خدا تعالےٰ نے ہم کو موقعہ دیا کہ ہم مولوی صاحب کی خدمت کر سکیں۔

مولوی صاحب مرحوم ولی اللہ تھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے ان کا خاص تعلق تھا اور وہ ان کو رؤیا کے ذریعہ آئندہ آنے والے واقعات کی خبر دیتا تھا۔ چند ایک امور درج ذیل ہیں:۔

(۱) جب قید کے دنوں میں نیشنل آرمی قائم کی گئی تو مولوی صاحب سے اس میں شمولیت کے بارہ میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں ایک اژدہا دکھایا گیا ہے جس کا سر تو چھوٹا ہے مگر اس کا دھڑ بڑا ہے اور لوگ اس کی پیٹھ پر سوٹیاں مارتے ہیں لیکن وہ چلتا نہیں بلکہ اپنی جگہ پر ہی ہلتا رہتا ہے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا کہ پہلی نیشنل آرمی جو بڑے جوش و خروش سے کھڑی کی گئی تھی۔ اس کے کمانڈر موہن سنگھ نے آٹھ نو ماہ کے اندر ہی ختم کر دیا۔ اس کے بعد راس بہاری بوس اور سبھاش چندر بوس نے نیشنل آرمی قائم کی۔ مگر اس میں پہلا جوش و خروش نہ تھا۔ جاپانیوں کے ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ بھی ختم ہو گئی۔

(۲) جب جاپانی اپنے عروج پر تھے اور ان کے ہتھیار ڈالنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ جاپانیوں کا ہیڈ کوارٹر "جالندھر" آگیا ہے آپ کو بہت تشویش ہوئی کہ اس میں ہندوستان پر مکمل قبضہ کا اشارہ ہے۔ مگر بعد میں جب جاپانی سمندر میں جابجا شکست پر شکست کھانے لگے تو سمجھ میں آیا کہ ان کا ہیڈ کوارٹر "جال اندر" آگیا ہے۔

پھر آپ نے محوری طاقتوں کی شکست کا نظارہ اس طرح پر دیکھا کہ جنگل میں لوگ ایک جھاڑی کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے ہیں اور کسی جانور کو جو جھاڑی میں چھپا ہے پکڑنا چاہتے ہیں مگر وہ نکلتا نہیں اور وہ اس پر قابو پانے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ کسی غیر جانبدار آدمی نے انہیں کہا کہ اس جانور کو پکڑنے کے لئے اس کے دشمن جانور کی مدد لیں اور اس کو اس جھاڑی کے سامنے لا کھڑا کریں۔ جب جھاڑی والا جانور باہر والے دشمن جانور کو دیکھ کر غصہ میں باہر آئے اور دونوں گتھم گتھا ہوں تو آسانی سے جھاڑی والا جانور پکڑ لیا جائے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور جھاڑی والے جانور کو پکڑ لیا۔ پھر کسی نے کہا اس کی ایک مادہ بھی ہے اس کو بھی پکڑ لو تا کہ ہمیشہ کے لئے اس جانور کے خطرہ سے محفوظ ہو جاؤ۔ سو ان لوگوں نے اس کی مادہ کو بھی پکڑ لیا۔ آپ نے اس کا مطلب یوں سمجھا کہ جھاڑی والا جانور جرمنی تھا جو قابو نہیں آرہا تھا......... روس کو اس کے مقابل پر لا کر لڑوایا گیا۔ پکڑنے والے انگریز امریکی اتحادی تھے جنہوں نے آخر جرمنی پر قابو پا لیا اور پھر ان کی مادہ جو جاپان تھی اس کو بھی دھر لیا گیا اور دو ہی ایٹم بم اس کے لئے کافی رہے۔

(۳) ابھی جاپانیوں نے ہتھیار نہیں ڈالے تھے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک سڑک پر جس کا نام payahalroue ہے جا رہے ہیں اور بلند آواز سے توحید کا وعظ بھی فرماتے جاتے ہیں۔ کسی نے کہا کہ آگے مت جائیے وہاں امریکنوں کا پہرہ ہے۔ آپ کو تعجب ہوا کہ امریکی کہاں سے ٹپک پڑے۔ لیکن بعد میں جب جاپانیوں نے ہتھیار ڈالے تو قبضہ کرنے والی امریکی فوج سنگاپور میں اتری۔ اور انگریزوں کی بجائے امریکی سنگاپور کی گلیوں میں پہرہ دے رہے تھے پھر بعد میں کسی معاہدہ کے تحت سنگاپور انگریزوں کو واپس ہوا۔ اور اب وہاں کے باشندے آزاد ہو گئے ہیں اور توحید کا وعظ شروع ہو گیا ہے۔

آپ نے ملایا کے احمدیوں میں اخلاص اور محبت کی روح پھونک دی تھی۔ ایک دفعہ ہم عید کی نماز میں تمام احباب جماعت اکٹھے ہوئے تو عید کی نماز اور خطبہ کے بعد احباب ایک دوسرے سے عید ملنے لگے وہاں کے ایک احمدی دوست رحمو ناڈی صاحب مرحوم کا یہ حال تھا کہ وہ ہم مرکز قادیان سے آئے ہوئے احمدی دوستوں سے بالخصوص اس رنگ میں معانقہ کر رہے تھے کہ ساتھ ساتھ زار زار رو رہے تھے جس سے ہم بہت متاثر ہوئے کہ نہ معلوم وہ ہم میں کیا چیز محسوس کر رہے ہیں۔ عید کے بعد انہوں نے اپنے ہوٹل میں ایک پر تکلف دعوت دی۔ اور انہوں نے اور ان کی اہلیہ نے کمال شفقت سے مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیئے۔

کسی غیر احمدی افسر نے مولوی صاحب کی غریبانہ اور زاہدانہ حالت میں تبلیغ کے فرائض انجام دیتے ہوئے متأثر ہو کر مرکز سلسلہ میں اطلاع دی تو مرکز کی طرف سے اخبار الفضل میں اعلان ہوا کہ کوئی بھی دوست جو سنگاپور جائیں مرکز کو اطلاع دے کر جائیں تا مولوی صاحب کے حالات سے باخبر رہ کر ممکن امداد پہنچائی جا سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنی کسی تکلیف کا مرکز سے ذکر نہ کیا اور راضی برضا رہتے ہوئے اپنے مشن کی تکمیل میں مصروف رہے۔

جب ہم قیدیوں کی واپسی ہوئی۔ خاکسار نے رخصت کے وقت آپ سے عرض کی کہ مولوی صاحب چلئے آپ کو بھی وطن لئے چلتے ہیں۔ فرمانے لگے کہ

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے بغیر ایک قدم بھی اس ملک سے باہر رکھنا معصیت سمجھتا ہوں"

اس پر خاکسار نے کسی پیغام کے لئے درخواست کی تو آپ نے فرمایا۔

"حضرت صاحب کے نام میرا سلام پہنچانا ہے اور یہ کہ حضور پر نور سے احمدیت اور اسلام کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرنا"

سو یہ پیغام پہنچانے کی خاکسار کو سعادت حاصل ہوئی۔

پھر خاکسار مولوی صاحب کے گھر پر حاضر ہوا۔ ان کی بچی جسے وہ دو تین ماہ کی عمر میں چھوڑ گئے تھے تیرہ سال کی ہو چکی تھی خاکسار نے اس کو بتایا کہ تیرے ابا کے پاس سے آیا ہوں دیکھتے ہی وہ ایک خوشی سی محسوس کر رہی تھی

غرض مولوی صاحب صحیح رنگ میں اسلام کے مجاہد تھے۔ انہوں نے مشرق بعید میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بنیاد رکھی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مولوی صاحب کے ہاتھ سے لگے ہوئے اس پودہ کی آبیاری کرے اور اس علاقہ کو اسلام کے نور سے منور کرے۔ آمین۔ مولوی صاحب کے اہل و عیال کا خود نگہبان و حافظ و ناصر ہو اور صدمہ کو نہایت صبر سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ دیگر مبلغین کرام کی مساعی کو بارآور کرے۔ اور ہم کو ان جان نثاروں کے کام میں اعانت کی مالی و جانی قربانی کی توفیق دیتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست ہائے دعا

میرے والد محترم شبیر حسین صاحب کافی دنوں سے خون کے دست اور نمونیہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(کریم احمد سنوری راولپنڈی)

(۲) میرے بھائی جان بابو محمد اسمٰعیل صاحب فوق اسٹیشن ماسٹر نارووال بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(محمد ابراہیم ناصر پروفیسر ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے ماہانہ جلسہ کی مختصر روئیداد

۲۴ دسمبر کو لجنہ ربوہ کی طرف سے لجنہ ہال میں محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد احمدی بیگم صاحبہ زیرہ ربوہ نے مضمون پڑھا۔ جس میں انہوں نے احمدی عورتوں کی ذمہ واری۔ اپنی اصلاح اور بچوں کی تربیت کے متعلق امور بیان کئے۔ فاطمہ زہرہ صاحبہ نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق تقریر کی۔ پھر سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے اپنی تقریر میں احمدیت کے ذریعہ اسلام کی ترقی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیت کا بیج بویا اور کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اس کی آبیاری کی۔ ان کے بعد ایک چھوٹی بچی امۃ القیوم نے "احمدیت کے ذریعے کیا حاصل کرنا چاہیئے" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہمارا قول اور فعل یکساں ہونا چاہیئے۔ عمل اور قول متضاد نہیں ہونے چاہئیں۔

آخر میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج سے ۱۴۰۰ سو سال قبل جب زمانہ جہالت سے بھرپور تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے تشریف لاکر ایسا ایمان پیدا کیا۔ ایسا جوش اور ایسا اخلاص پیدا کیا کہ تھوڑے عرصہ میں اسلام پھیل گیا۔ پھر حضور کی وفات کے بعد آہستہ آہستہ مسلمانوں میں تنزل پیدا ہو گیا۔ مسلمان ہر قسم کے عیوب میں مبتلا ہو گئے۔ ان حالات میں خدا تعالیٰ نے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ احمدیت کے ذریعہ اسلام کس طرح پھیلا۔ آپ نے فرمایا کہ اب ہمیں چاہیئے کہ اسلام کو حقیقی معنوں میں سمجھتے ہوئے صحیح نمونہ دکھائیں اور خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے قربانی کے لئے بڑھ چڑھ کر اپنے آپ کو پیش کریں تاکہ آنے والی نسلیں احمدیت کی زیادہ حفاظت کر سکیں۔

آخر میں محترمہ سیدہ صدر صاحبہ نے دعا فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

جرمنی میں خدا کے گھروں کی تعمیر کیلئے قابل قدر عطیہ جات

کراچی سے مربی سلسلہ مکرم مرزا محمد لطیف صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی کے بعض کارکنوں نے جرمنی کی مساجد کے لئے بڑے اخلاص سے اپنے عطایا پیش کئے ہیں مثلاً مسجد ہیمبرگ (جرمنی) کے لئے حسب ذیل دوستوں نے ڈیڑھ ڈیڑھ صد روپیہ عنایت فرمایا ہے:

۱۔ مکرم چوہدری محمد نواز صاحب پسر چوہدری عبد الغنی صاحب ۔/۱۵۰ روپے

۲۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل بی ۔/۱۵۰ ″

نیز مسجد فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے حسب ذیل دوستوں نے عطایا پیش کئے ہیں۔

(۱) مکرم چوہدری محمد ایوب صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی ۔/۱۰۰ روپے

(۲) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ″ ″ ۔/۱۰۰ ″

(۳) مکرم محبت اللہ صاحب ″ ″ ۔/۵۰ ″

(۴) مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب ″ ″ ۔/۵۰ ″

(۵) مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم مولوی عبد الغفور صاحب مربی سلسلہ ″ ۔/۵۰ ″

(۶) چوہدری مشتاق احمد صاحب ″ ۔/۵۰ روپے

ان عطایا جات کی فراہمی میں مکرم بابو انشاء اللہ خانصاحب آف لاہور حال کراچی نے بھی امداد فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے ان سب مخلصین کے لئے درخواست دعا ہے

فجزاھم اللہ احسن الجزاء (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۰-۱۲-۵۹ بروز اتوار قریباً دو بجے بعد دوپہر میرے نانا جان محترم مولوی عبد الحق صاحب (ریٹائرڈ پٹواری) قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ دو ہفتہ بیمار رہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے تین لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں داخل کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حکوال ضلع جہلم)

اعلان چندہ شرط اوّل و اعلان وصیت

موصی اصحاب و سیکرٹری صاحبان مال توجہ فرمائیں

جو نئی وصایا دفتر بہشتی مقبرہ میں موصول ہوتی ہیں ان میں سے بعض اس لئے مجلس کارپرداز میں منظوری کے لئے پیش ہونے سے رُکی رہتی ہیں کہ ان کے ساتھ چندہ شرط اوّل و اعلان وصیت ادا نہیں کیا جاتا۔ یا موصی اصحاب اگر ادا کر چکے ہوں تو مقامی سیکرٹری صاحبان مال کی طرف سے رقم داخل خزانہ صدر انجمن ربوہ کرنے میں تاخیر کی جاتی ہے یا کبھی یہ صورت بھی ہو جاتی ہے کہ رقم تو داخل خزانہ صدر انجمن ہو جاتی ہے مگر اس کی تفصیل نہیں آتی۔ ان میں سے کوئی بھی ایک بات ہو اس کی وجہ وصایا کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے نظام وصیت میں نئے شامل ہونے والے اصحاب اپنی وصیت کے ساتھ ہی چندہ شرط اوّل (حسب حیثیت مگر کم از کم آٹھ آنے) اور چندہ اعلان وصیت (ساڑھے چار روپے) مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر دیا کریں۔ یا اگر وہاں جماعتی نظام نہ ہو تو براہ راست بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال کریں۔

لیکن اگر وہ مقامی سیکرٹری مال کو یہ چندے ادا کر دیتے ہیں تو سیکرٹری مال کا فرض ہے کہ حتی الامکان بہت جلد ایسی وصول شدہ رقوم کو تفصیل کے ساتھ خزانہ میں داخل کر دیا کریں تاکہ اس وجہ سے نئی وصایا کی منظوری حاصل کرنے میں زیادہ تاخیر نہ ہو اور تاخیر کی وجہ سے موصی احباب پریشان نہ ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

سالانہ اجتماع کے بعد سے مجالس کی طرف سے رپورٹیں بھجوانے میں بہت زیادہ سستی ہو رہی ہے جو قابل فکر ہے۔ اجتماع کے بعد تو قائدین مجالس کو جو اجتماع میں شامل ہو کر اس کے فوائد کا بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہیں زیادہ بیداری اور مستعدی سے کام کرنا چاہیئے تھا۔ اسی طرح بہت سی مجالس میں نئے خدام نے قائد کا کام سنبھالا ہے ان میں نیا جوش اور نیا ولولہ ضرور ہوگا۔ اور وہ ضرور کام کرتے ہوں گے۔ لیکن ان کی طرف سے بھی رپورٹ نہیں آ رہی۔

ماہ نومبر کی رپورٹیں ۱۵ دسمبر تک آ جانی چاہئیں تھیں۔ لیکن اس وقت تک بہت کم مجالس کی طرف سے رپورٹیں آئی ہیں۔ ان میں بعض ایسی مجالس بھی شامل ہیں جو نہایت باقاعدگی سے رپورٹیں بھجواتی تھیں۔ لیکن اب ان میں سستی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

جملہ قائدین مجالس کو فوری طور پر اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے اور اس کمی کو دور کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مطبوعہ فارم پر مرکز میں پہنچ جانی ضروری ہے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی نرسری اور پہلی جماعت میں داخلہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء سے شروع ہے۔ اور ۱۵ جنوری ۱۹۶۰ء تک جاری رہے گا۔ جملہ کوائف سکول کے دفتر سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی چوہدری غلام دستگیر صاحب اکاؤنٹنٹ میونسپل کمیٹی لائل پور کی اہلیہ صاحبہ دماغی عارضہ سے مسلسل چھ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب حالت زیادہ خراب ہے احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عنایت احمد)

(۲) میری چھوٹی ہمشیرہ محمودہ بیگم چند روز سے بیمار ہے احباب سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(برکت اللہ طاہر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(۳) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مقبول احمد بھٹی نہر جہلم)

(۴) عزیزم ناصر احمد آف چک جھمرہ قریباً دو ہفتہ سے بخار میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(وحید ظفر رانا ٹی آئی کالج ربوہ)

"آج سے مہاجر اور مقامی میں کوئی امتیاز نہیں رہے گا"

وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کی نشری تقریر

کراچی — وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء کی رات کو جو تقریر نشر کی تھی۔ اور جس کا خلاصہ ۲ جنوری کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا مکمل متن درج ذیل ہے

قیام پاکستان کے بعد ہر حکومت نے مہاجرین کا مسئلہ حل کرنے کا وعدہ کیا۔ لیکن کسی نے دل سے اسے حل کرنے کی کوشش نہ کی۔ مہاجرین کو قائد اعظم اور خان لیاقت علی خاں کی وفات کے بعد جن مصائب سے دوچار رہنا پڑا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے صدارت کا عہدہ سنبھالتے ہی بحالیات اور تصفیہ کے کام کو سب امور پر ترجیح دی۔ یہی سبب ہے کہ جو کام بارہ سال میں حل نہیں ہو سکا تھا۔ وہ بارہ ماہ کے مختصر سے عرصے میں پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔ انقلابی حکومت نے اس مدت میں اور بھی کئی اہم مسائل حل کئے ہیں اور وہ قانون، صنعت، نظم و نسق اور سماجی بہبود کے مسائل کی طرف پوری توجہ مبذول کر رہی ہے۔

جنرل محمد اعظم خاں نے کہا کہ حکومت کا منتہائے مقصود قوم کی خدمت ہے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے قوم کی خدمت کے جذبے کے تحت قوم کو ترقی کی اسی راہ پر گامزن کیا۔ جس پر ہمارے محبوب رہنما قائد اعظم قوم کو گامزن کرنے کے متمنی تھے۔ آپ نے کہا انقلابی حکومت کے مقاصد نیک ہیں۔ اور خدا کے فضل سے وہ اپنے سارے وعدوں کو ایفا کرتی چلی آ رہی ہے۔ انشاء اللہ نئی حکومت ان تمام مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوگی۔ جن کے لئے پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب جمہوری اداروں کی بنیاد پڑ گئی ہے۔ لہٰذا توقع ہے کہ اب ہر پاکستانی آزادی اور عزت کے ساتھ زندگی بسر کرے گا۔

وزیر بحالیات نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ہر شخص جانتا ہے کہ مہاجرین امکانات، دکانوں اراضی کی فیکٹریوں کے لالچ سے پاکستان نہیں آئے تھے نہ ہی انہیں یہ خیال کشاں کشاں پاکستان لایا تھا۔ کہ وہ یہاں پہنچ کر جائیدادیں بنائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے پاکستان کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے۔ اور پاکستان کے بارے میں اب بھی ان کا جذبہ وہی ہے۔ جو قیام پاکستان کے وقت تھا۔ وہ اس ملک کی خدمت کو اپنا مذہبی فرض تصور کرتے ہیں

جنرل محمد اعظم خاں نے کہا۔ آئندہ مہاجر اور مقامی میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ آئندہ پاکستان کے سارے شہری خواہ ماضی میں انہیں کیسے ہی نام سے کیوں نہ پکارا جاتا ہو۔ ملک کی خدمت کے لئے متحد ہو کر کام کریں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کی ترقی ساری قوم کی ترقی کے مترادف ہے۔ ملک میں جو بھی مفید کام کیا جائیگا۔ وہ قوم اور ملک کی خدمت متصور ہوگا۔ اور وہ سب کے لئے باعث افتخار ہوگا۔

وزیر بحالیات نے کہا۔ میں اس موقع پر ایسے تمام افراد کو متنبہ کرتا ہوں۔ جنہوں نے متروکہ جائیداد پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ یا جنہوں نے بوگس کلیموں کے ذریعے متروکہ جائیدادیں ہتھیا رکھی ہیں۔ ایسے لوگوں کو فی الفور سیٹلمنٹ افسروں کو اطلاع دینی چاہیئے۔ اور متروکہ جائیدادوں کو ان کے حوالے کر دینا چاہیئے ورنہ انہیں سخت سزا دی جائے گی۔ اور عوام کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوں گے جن لوگوں نے حرام کی کمائی کی ہو گی۔ وہ کسی عزت و احترام کے مستحق نہیں۔

وزیر بحالیات نے کہا۔ میں ان تمام سرکاری ملازموں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس اہم کام کی تکمیل میں میری امداد کی ہے۔ میں خاص طور قومی اخبارات کا شکرگزار ہوں۔ جنہوں نے سیٹلمنٹ کے کام اور بحالیات کی پالیسی کی پبلسٹی میں میرے ساتھ تعاون کیا ہے۔

وزیر بحالیات نے کہا کہ میں نے قریب قریب ملک کے ہر گوشے کا دورہ کیا ہے۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ پاکستانی عوام میں حیرت افزا اسپرٹ پیدا ہو چکی ہے۔ وہ دنیا میں بہترین عوام ہیں۔ ہم خالق اکبر کے شکرگزار ہیں جس نے ہمیں نہایت اچھا ملک عطاء کیا ہے۔ انشاء اللہ اب عوام کے مرفہ الحال اور خوشحال ہونے کا وقت آنے والا ہے ہمارے عوام محنت اور دیانت داری سے کام کریں گے اس طرح وہ نہ صرف ملک کے مسائل حل کریں گے۔ بلکہ وہ پاکستان کے لئے دنیا میں معزز مقام بھی حاصل کریں گے۔

دعائے نعم البدل

میرا بچہ عزیز عطاء اللہ بعمر ایک سال مورخہ ۱۲/۱/۶۰ کو قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر عطاء فرمائے۔ اور اپنے خاص فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار (چوہدری) نعمت اللہ سیکرٹری مال چک ۹۵ ج ب رتن ضلع لائلپور)

دوسرے پنجسالہ منصوبے کا ملک بھر میں خیر مقدم

منصوبہ بڑا حقیقت پسندانہ ہے (میاں محمد امین)

لاہور یکم جنوری حکومت نے جس دوسرے پنج سالہ منصوبے کا اعلان کیا ہے اس کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا ہے مشہور صنعت کار میاں محمد امین نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ دوسرا منصوبہ بڑا ٹھوس اور حقیقت پسندانہ ہے اور منصوبہ کی مدت کے دوران پاکستان نہ صرف مختلف مصنوعات کے معاملے میں خود کفیل ہو جائے گا بلکہ وہ کئی اشیاء برآمد کر کے دوسرے ترقیاتی پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کافی زر مبادلہ بھی کما سکے گا

میاں محمد امین نے کہا ہے کہ فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے کاشت کاری کے جدید طریقے اختیار کرنے پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔

میاں سعید سہگل نے کہا کہ صدر ایوب نے دوسرے منصوبے کے جس خاکے کا اعلان کیا ہے وہ حقیقت پسندانہ اور اعتدال پسندانہ ہے۔ یہ منصوبہ اپنی کامیابی کے لئے عوام سے زبردست جدوجہد اور عزم صمیم کا متقاضی ہوگا۔ آپ نے یقین ظاہر کیا ہے کہ منصوبے کے مقاصد کی تکمیل پاکستان کی آئندہ اقتصادی ترقی و فارغ البالی اور قوم کی مسرت و شادمانی کی ٹھوس بنیادیں استوار کر دے گی۔

مشرقی پاکستان کی انڈسٹریز فیڈریشن کے کیپٹن مجید زکریہ نے کہا ہے۔ یہ منصوبہ اس واضح مقصد کے پیش نظر تیار کیا گیا ہے کہ موجودہ نیم جاگیردارانہ زرعی معاشرہ کو غیر ضروری مشکلات پیدا کئے بغیر ایک جدید صنعتی معاشرہ میں تبدیل کر دیا جائے آپ نے کہا کہ زرعی اصلاحات کے پس منظر میں زراعت کا فروغ صحت مندانہ صنعتی ترقی کے لئے اشد ضروری ہے۔ پاکستان میں بیشتر صنعتوں کا انحصار زرعی خام مال کی کافی مقدار میں فراہمی اور اس کے تحفظ پر ہے۔ منصوبہ کی کامیابی کے لئے دستیاب وسائل کا دانشمندانہ استعمال ترقی یافتہ صنعتی اقوام سے مؤثر امداد مسلسل اور منظم عوامی تعاون اور منصوبہ پر عملدرآمد کے لئے پرخلوص اور زبردست جدوجہد ضروری ہے۔

لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر ایم جمیل نے دوسرے پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کو شاندار قرار دیا ہے آپ نے کہا یہ امر موجب مسرت و اطمینان ہے کہ ملک کی صنعتی ترقی میں نجی کوششوں کو اب خاص دخل ہوگا۔

تپ دق ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر ریاض علی شاہ نے کہا، صدر نے یہ انتہائی خوش کن خبر سنائی ہے کہ حکومت جلد از جلد تپ دق اور دوسری بیماریوں کا قلع قمع کر دینا چاہتی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے آئندہ پانچ سال میں بھاری رقم خرچ کی جائے گی۔

بیکو کے مسٹر سی ایم لطیف نے کہا ہے کہ دوسرا پنجسالہ منصوبہ حقیقت پسندانہ ہے اور اسے ملک کے وسائل کو پیش نظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔

ہیلی کالج کے پرنسپل پروفیسر محمد حسن نے کہا منصوبہ بڑا جراءت مندانہ اور جامع ہے۔ اگر اسے کامیابی سے عملی جامہ پہنایا گیا تو اس سے ملک میں فارغ البالی کا دور دورہ ہوگا۔ پروفیسر حسن نے کہا ہے کہ منصوبہ کے لئے انیس ارب روپے کے حصول کے بارے میں یقین حاصل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ منصوبہ کی کامیابی کا دارومدار اس رقم کے دستیاب ہونے پر ہے، آپ نے کہا ہے کہ ہماری غذائی پوزیشن بڑی پریشان کن ہے۔ منصوبہ کا مقصد ملک کو پانچ سال کے اندر غذائی اعتبار سے خود کفیل بنانا ہے ہمیں منصوبہ کی کامیابی کے لئے دعا اور کام کرنا چاہیئے۔

دارالحکومت منتقل کرنیکا دوسرا مرحلہ

راولپنڈی یکم جنوری توقع ہے کہ دارالحکومت منتقل کرنے کا دوسرا مرحلہ فروری میں شروع ہوگا، تاہم فروری میں بعض وزارتوں کے صرف اہم شعبوں کو راولپنڈی منتقل کیا جائیگا جب دفاتر اور رہائش کے لئے مزید جگہ کا انتظام ہو گیا تو مزید شعبے بھی منتقل کر دیئے جائیں گے

مسٹر ہمرشول کی خدمت میں اسلامی کتب کا تحفہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

استقبالیہ تقریب کے موقعہ پر جس کا اہتمام نائیجیریا کے وزیر اعظم آنریبل الحاج ابوبکر تفیوا بلیوا نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہمرشول کی نائیجیریا میں آمد پر ان کے اعزاز میں کیا تھا کہ مسٹر ہمرشول سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "لائف آف محمدؐ" اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی مطبوعہ تقریر "ہمارے بیرونی مشن" (Our Foreign Missions) ان کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیں۔ مسٹر ہمرشول نے نہایت شکریہ کے ساتھ یہ تحفہ قبول کیا اور فرمایا میں بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ ان کتب کا مطالعہ کروں گا۔ اس موقعہ پر جماعت کے وفد کی ملاقات اور اس تحفے کی پیشکش کا انتظام نائیجیریا کے محکمۂ خارجہ نے کیا تھا۔ آنریبل وزیر اعظم نے مسٹر ہمرشول کی خدمت میں اسلامی کتب کی پیشکش کو بہت سراہا اور اس پر دلی مسرت کا اظہار کیا۔

آنریبل الحاج ابوبکر تفیوا بلیوا حال ہی میں پھر وزارتِ عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہوئے ہیں اور وہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی اسلامی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے مکرم نسیم سیفی صاحب سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں وزارتِ عظمیٰ کے عہدے کے فرائض ہمیشہ ہی کامیابی اور خیر و خوبی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مکرم سیفی صاحب نے موصوف کو جواباً یقین دلایا کہ نائیجیریا کے احمدی دل سے اس بات کے متمنی تھے کہ موصوف وزارتِ عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہوں۔ چنانچہ جماعت کے افراد وزیر اعظم موصوف کے لئے اور دوسرے مسلمان لیڈروں کے لئے برابر دعائیں کر رہے تھے۔ تحفے کی پیشکش سے قبل مکرم سیفی صاحب نے تقریر حکومت میں مسٹر ہمرشول کی پریس کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی۔

یاد رہے مسٹر ہمرشول آجکل افریقی ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ رفتہ رفتہ حالات بہتر سے بہتر ہوتے جائیں گے اور جونہی یہ غیر معمولی باتیں دور ہوئیں خوراک کا مسئلہ مکمل طور پر حل ہو جائے گا۔

علاوہ ازیں اس وقت تمام دنیا خاص کر ایشیائی ممالک ایک بحرانی حالت میں سے گذر رہے ہیں جس کا لازمی اثر یہ ہوا ہے کہ ان ممالک میں خوراک کی پیداوار قابلِ اطمینان نہیں رہی ورنہ اگر یہ غیر معمولی حالات نہ ہوتے تو یقیناً دوسری عالمگیر جنگ کے بعد بھی خوراک کا مسئلہ کب کا حل ہو چکا ہوتا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ فرمایا ہے کہ دنیا کی آبادی بڑھنے سے اس وقت تک کوئی خطرہ نہیں ہے جب تک خوراک کی پیداوار کے جتنے ذرائع ہیں وہ ختم نہ ہو جائیں اور یہ حالت ۸۰ گنا آبادی بڑھ جانے تک جو ہزاروں سالوں میں ہوتو ہو قائم رہ سکتی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اراضی سے پیداوار حاصل کرنے کے ترقی یافتہ ذرائع زیادہ سے زیادہ استعمال کئے جائیں۔ اس لئے بجائے حفظِ پیدائش کے متعلق وسیع پیمانے پر کام کرنے میں جو وقت اور روپیہ صرف ہوتا ہے وہ پیداوار کے ذرائع بڑھانے میں صرف کیا جانا چاہیئے اور ہمارے ماہرینِ اقتصادیات کو اس فکر میں دبلا ہونے کی ضرورت نہیں کہ دس یا بیس یا پچاس سال کے بعد جب آبادی دگنی ہو جائیگی تو کیا ہوگا۔

فوٹو سٹوڈیو کا افتتاح

ربوہ ـــــ مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۹ء کو یہاں غلہ منڈی میں مکرم مولٰنا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز عصر اختر سٹوڈیو کی رسمِ افتتاح ادا فرمائی۔ اس تقریب میں بعض دیگر احباب کے علاوہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب جنرل پریذیڈنٹ ربوہ۔ مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل، مکرم ملک خادم حسین صاحب اور مکرم ملک محمد شفیع صاحب صدر محلہ دارالرحمت نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر تمام حاضر احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ جس کے اختتام پر مولٰنا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

درخواست دُعا

میرے چھوٹے لڑکے عباس احمد کو لاری پر سے گر جانے کیوجہ سے بعض شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

خاکسار:- محمد ابراہیم خان سی ۱۲۹۔ رحمان پورہ

اچھرہ لاہور